REGD. No. L. 5754

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — یوم شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ ”

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۳ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

ڈاکٹر میتھی سن صاحب نے کل بھی تین دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بعض ہلکی جسمانی مشقیں کرائیں جس سے حضور کو کسی قدر کوفت ہو گئی۔ ویسے عام طبیعت اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ اکتوبر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد ضلع سیالکوٹ کے تربیتی جلسہ میں شرکت کے لئے گھٹیالیاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں چند یوم قیام کریں گے

اطفال کا امتحان

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال الاحمدیہ کا امتحان لیا جائے گا۔ جس میں اول و دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہوار کے حساب سے ایک سال کے لئے وظائف دیئے جائیں گے۔ اطفال زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی عمر دراز کی جاتی ہے

انسان کا فرض ہے کہ وہ محنت اور کوشش کر کے دوسروں کو فائدہ پہنچائے

"ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اس کی عمر دراز ہو لیکن بہت ہی کم ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس اصول اور طریق پر غور کی ہو جس سے انسان کی عمر دراز ہو۔ قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ یعنی جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو درازیٔ عمر کا وعدہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہیں۔ حالانکہ شریعت کے دو پہلو ہیں اوّل خدا تعالیٰ کی عبادت دوسرے بنی نوع سے ہمدردی۔ لیکن یہاں یہ پہلو اس لئے اختیار کیا ہے کہ کامل عابد وہی ہوتا ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔ پہلے پہلو میں اول مرتبہ خدا تعالیٰ کی محبت اور توحید کا ہے۔ اس میں انسان کا فرض ہے کہ دوسروں کو نفع پہنچائے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ ان کو خدا کی محبت پیدا کرنے اور اس کی توحید پر قائم ہونے کی ہدایت کرے۔ جیسا کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ سے پایا جاتا ہے۔ انسان بعض وقت خود ایک امر کو سمجھ لیتا ہے۔ لیکن دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہیں ہوتا۔ اس لئے اس کو چاہیئے کہ محنت اور کوشش کر کے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا دے۔ ہمدردیٔ خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے تاکہ عمر دراز ہو۔" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

اراضی ربوہ نزد تعلیم الاسلام کالج کی تقسیم

نئی اراضی نزد تعلیم الاسلام کالج کھاتہ نمبر ۲ چنیوٹی کے پلاٹوں کی تقسیم جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء کے دوران کی گئی تھی۔ اس کے بعد خریداروں کی سہولت کے لئے نقشہ میں بعض اہم تبدیلیاں کرنا پڑیں۔ سڑکیں پہلے سے ڈیڑھ گنا چوڑی کر دی گئیں۔ کھلی جگہ open spaces کے رقبہ میں ایزادی کر دی گئی ہے۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے مورخہ ۲۲۔۲۳ اکتوبر بروز پیر منگل بوقت ۸ بجے صبح تا ایک بجے بعد دوپہر اس اراضی کی دوبارہ الاٹمنٹ ہوگی۔ خریدار احباب وقت پر خود (یا اپنے نمائندہ کے ذریعہ) تشریف لا کر اپنے خریداری نمبر کے لحاظ سے زمین کا انتخاب فرمالیں۔ جو احباب تشریف نہ لاسکیں گے۔ دفتر ان کے لئے ان کی خریداری نمبر کے مطابق بہترین قطعات الاٹ کر دے گا۔ اس کے بعد کسی کو حق نہیں ہوگا کہ اس الاٹمنٹ پر اعتراض کرے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو کل بخار ۹۹.۴ رہا۔ طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر معلوم ہوتی ہے لیکن کمزوری تاحال بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و رحم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۶۲ء

عیسائی تعلیمی ادارے اور ہسپتال

ہفت روزہ "اقدام" لاہور کے وقائع نگار نے مودودی صاحب سے اپنا انٹرویو شائع کیا ہے اس کے متعلق ہم جماعت احمدیہ کے تعلق میں مودودی صاحب نے جو کہا تھا ہم اس پر کسی گذشتہ اشاعت میں روشنی ڈال چکے ہیں ہم نے لکھا تھا کہ وقائع نگار کو چاہیئے تھا کہ وہ بعض باتوں کی وضاحت کراتے۔ اس لحاظ سے آج ہم مودودی صاحب کے ایک مزید نظریہ کے متعلق اس لئے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وقائع نگار نے اس کی بھی کماحقہٗ وضاحت نہیں کرائی۔

یہ مسئلہ بھی ایسا ہے جس نے ہمارے اہل علم کو سخت پریشان کر رکھا ہے اور یہ ہے پاکستان میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی رو کو روکنے کا مسئلہ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات نے اس مسئلہ کے حل میں بھی نہایت احساس کمتری کا ثبوت دیا ہے اور اپنی ناقابلیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ کہنے کو تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اصولی لحاظ سے عیسائیت اسلام کے مقابلہ میں ہے ہی کیا چیز مگر ہم دیکھ رہے ہیں کہ فی الواقعہ اس نے ہمارے اہل علم حضرات کے جمود اور بےحسی کا پردہ بری طرح چاک کر کے رکھ دیا ہے۔ آیئے دیکھیں کہ مودودی صاحب اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ حوالہ ذرا طویل ہے مگر غیر ملاحظہ کیجئے۔ آپ نے عیسائی تعلیمی اداروں کے متعلق فرمایا کہ:-

"عیسائی تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں میں اصلاح احوال کی یہی صورت ہے کہ یا تو انہیں نیشنلائز کرا یا جائے یا انہیں صرف عیسائیوں کے لئے ہی محدود کر دیا جائے۔ ان اداروں میں بیرونی سرمائے سے مسلمانوں کے ایمان کی خریداری کی جا رہی ہے۔ اگر رواداری کے تحت عیسائی مشنریوں کو تبلیغ کی اجازت دی گئی تو ان کی سرگرمیاں صرف تبلیغ تک ہی محدود ہوں اور ان سے مسلمانوں کے ایمان کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ عیسائی مبلغین خواہ کتنا ہی زور کیوں نہ لگا لیں اپنے دلائل سے کسی جاہل سے جاہل مسلمان کو بھی تین خداؤں کا قائل نہیں کر سکیں گے لیکن روپے کے ذریعے ایمان کی خریداری نہ تو تبلیغ ہے اور نہ رواداری کے کسی قاعدے میں آ سکتی ہے۔ مشنریوں کے تعلیمی اداروں میں مسلمانوں سے بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں اور بات بات پر مسلمان طلبہ پر جرمانے کر کے ان سے رقم حاصل کی جاتی ہے مگر جو مسلمان طالب علم عیسائی ہو جائے اسے مفت تعلیم دی جاتی ہے۔"

(ہفت روزہ ایشیا مورخہ ۹/۱۰/۶۲ ص۳)

چونکہ یہ وقائع ایشیا نے اقدام سے لفظ بلفظ نقل کیا ہے اس لئے اس کی معتبری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہم نے اسی لئے ایشیا کے حوالہ سے مندرجہ بالا اقتباس نقل کیا ہے۔

مودودی صاحب نے عیسائیت کی بیماری کی روک تھام کے لئے جو نسخہ تجویز فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ یا تو

(۱) عیسائی تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کو نیشنلائز کیا جائے اور "یا" پھر

(۲) انہیں عیسائیوں کے لئے ہی محدود کر دیا جائے۔

مودودی صاحب کا خیال ہے کہ اس طرح عیسائیت کا خاطر خواہ تدارک ہو جائے گا۔ ہماری ناقص سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکی کہ ان اداروں کو نیشنلائز کرنے سے مودودی صاحب کا کیا مطلب ہے۔ وقائع نگار کو چاہیئے تھا کہ اس کی مزید وضاحت طلب کرتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا جہاں تک کسی ادارے کو نیشنلائز کرنے کے عام معنی ہیں وہ تو یہ ہیں کہ جو کام یہ ادارے کر رہے ہوں وہی کام حکومت خود اپنے ہاتھ میں لے کر کرے۔ اب ان اداروں کا بنیادی مقصد عیسائیت کی تبلیغ ہے کیا مودودی صاحب کا یہ مطلب ہے کہ حکومت ان اداروں پر قبضہ کر کے خود عیسائیت کی تبلیغ کرے؟ اس سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا پھر اس کا اور مطلب کیا لیا جا سکتا ہے کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان اداروں کا مقصد بدل دیا جائے اور بجائے عیسائیت کی تبلیغ کے اسلامی تعلیمات کو ان کے ذریعہ پھیلایا جائے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی بات ہمارے لئے زیادہ شرمناک ہو سکتی ہے کہ دوسروں کی جائداد اور مال و متاع پر چھاپہ مار لیں کیا اس سے بہتر یہ نہیں ہے کہ عیسائیت کی تبلیغ کو ہی غیر قانونی قرار دے دیا جائے کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

دوسری تجویز یعنی ان اداروں کو عیسائیوں تک ہی محدود کر دیا جائے بہت مضحکہ خیز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ مودودی صاحب مسلمانوں کو تو ان اداروں سے استفادہ کرنے سے روک نہیں سکتے الٹا ان اداروں پر پابندی لگوانا چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو ان اداروں سے مستفید نہ کر سکیں۔ پھر مودودی صاحب نے یہ بھی خیال نہیں کیا کہ یہ تجویز مسلمانوں کے لئے کتنی شرمناک ہے کہ وہ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے لئے ایسے ادارے عیسائیوں کے مقابلہ میں کھولیں اور اس طرح ان اداروں کو بیکار کر دیں وہ الٹا عیسائیوں پر پابندی لگوانا چاہتے ہیں کہ وہ اپنی فیض رسانی بند کر دیں اور یہ کام حکومت کرے۔

اس تجویز کے مقابلہ میں آیئے آپ کو دکھائیں کہ جماعت احمدیہ جو ایک چھوٹی سی اور غریب جماعت ہے وہ افریقہ میں کیا کر رہی ہے۔ اس نے ایسے ممالک میں جہاں مغربی ممالک کا بڑا زور ہے یہ کیا ہے کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں رفاہ عام کے ادارے، مساجد اور مدرسے قائم کئے ہیں اور عیسائی اداروں کو یہاں تک زک پہنچائی ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے جگادری عیسائی مل کر اور مجالس برپا کر کے یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اسلام کا کس طرح مقابلہ کیا جائے۔ بڑے بڑے لاٹ پادری اسلام کے اس حملہ سے لرزہ براندام ہو رہے ہیں ایسے ممالک میں جہاں مسلمانوں کا اثر برائے نام ہے اور جہاں پاکستان ہیں جس میں مودودی صاحب اقتدار پر قابض ہو کر اپنا خود ساختہ اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں ان سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ ان عیسائی اداروں کا کھلے میدان میں مقابلہ کریں حالانکہ ان کا اب دعویٰ ہے کہ یہاں ۹۹ فی ہزار مسلمان اسلامی قانون چاہتے ہیں جو ان کے اپنے قول کے مطابق اسلام کے علم سے جاہل محض واقعہ ہوئے ہیں۔ غیر ع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

ایک طرف تو مودودی صاحب یہ کہتے ہیں کہ عیسائی تعلیمی ادارے اور ہسپتال مسلمانوں سے بڑی بڑی فیسیں لیتے ہیں اور عیسائیوں کو مفت تعلیم دیتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو لالچ دیکر عیسائی بنایا جاتا ہے۔ کیا بڑی بڑی فیسیں لینا لالچ ہے۔ لالچ تو جب ہوتا ہے جب یہ لوگ مسلمانوں سے فیسیں نہ لیتے اور اس لالچ سے وہ اسلامی اداروں یا حکومتی اداروں کو چھوڑ کر مشن اداروں میں جاتے۔

مسلمانوں کا عیسائیت کے آغوش میں چلے جانے کی وہ وجہ نہیں ہے جو مودودی صاحب نے سمجھی ہے۔ اکا دکا ایسا واقعہ ہوتا ہو گا کہ کوئی مسلمان محض لالچ یا کسی بیرونی وجہ سے عیسائی ہو جاتا ہو تاہم بڑی وجہ جس سے ہمارے سر شرم سے جھک جانے چاہئیں وہ عیسائی پادریوں کا اخلاص اور نہایت مہذبانہ سلوک ہے۔ پھر سچی بات یہ ہے کہ عیسائیوں کے پاس عام مسلمان علماء کے مقابلہ میں جو زود فہم علم الکلام ہے اس کا مقابلہ کرنا خود مودودی ایسے علماء کے لئے بھی کارے دارد والا معاملہ ہے۔ ایک مسلمان کا یہ مان لینا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر خدا تعالیٰ کے پاس بجسدہ عنصری آج تک زندہ موجود ہے اور وہی نازل ہو کر دجال کو مارے گا تو مسلمان پادری کے سامنے خود بخود بےہتھیار ہو جاتا ہے اور یسوع مسیح کی الوہیت خود ثابت کر دیتا ہے۔ ایسا شخص جو پیدا ہو کر ابھی تک زندہ موجود ہے آخر خدا تعالیٰ کا بیٹا نہ ہو گا تو اور کیا ہو گا۔ آپ لاکھ قل ھو اللہ احد پڑھ پڑھ کر پھونکیں کوئی اثر نہیں ہو گا عیسائی پادری تو سیدھا یہ پوچھتا ہے "عیسیٰ" زندہ ہے یا مردہ؟ مسلمان کہتا ہے۔ زندہ۔ پھر وہ پوچھتا ہے محمد زندہ ہے یا مردہ؟ مسلمان کہتا ہے مردہ۔ پادری فوراً کہتا ہے زندہ بہتر ہے یا مردہ؟ مسلمان کیا جواب دے سکتا ہے لاجواب ہو کر رہ جاتا ہے۔ آپ لاکھ منطقیں چھانٹیں پادری نے جو بات ایک دفعہ دل میں نقش کر دی ہے نکلتے نکلتے ہی نکل سکتی ہے اور اکثر نہیں نکلتی۔ یہی وجہ تھی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور احادیث سے یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مرنے دو
تاکہ اسلام زندہ ہو"

اس لئے جب ایک پادری "احمدی" سے وہی سوال کرتا ہے تو "احمدی" فوراً کہتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ ان کی قبر کشمیر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ جاؤ دیکھ لو۔ تو پادری منہ پھیر کر کہتا ہے تم احمدی ہو ہمیں ہدایت ہے کہ احمدیوں سے بات نہ کرو۔ ہم مجبور ہیں اور یہ کہہ کر اپنی راہ لیتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ توحید کے مقابلہ میں تین خداؤں کا ماننا مشکل ہے مگر جس طرح مودودی صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر چڑھاتے ہیں اور دجال کو مارنے کے لئے آپ کو آسمان سے زمین پر اتار لاتے ہیں۔ اس عقیدہ نے ایک عام مسلمان کو لاچار کر دیا ہوا ہے اور تین کیا وہ ہزاروں خداؤں کو ماننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اصل چیز جو بعض مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے کے لئے اکساتی ہے وہ وہ استدلال ہے جس کی بنیاد مودودی صاحب ایسے اہل علم حضرات نے عیسائیت کی عمارت تیار کرنے کے لئے تیار کر رکھی ہے ورنہ توحید کے مقابلہ میں تثلیث کس طرح ٹھہر سکتی تھی خواہ دنیا کے لاکھوں حسن اسے بھی تثلیث کو سہارا دیتے ہوں۔ ایمان تو ایسی چیز ہے جس کے سامنے

(باقی ص۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

حضرت منشی محبوب عالم صاحب مرحوم آف لاہور کی بعض روایات

از مکرم نصیر احمد صاحب کراچی

میرے دادا جان حضرت منشی محبوب عالم صاحب رضی اللہ عنہ آف راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کریمانہ کے مندرجہ ذیل واقعات آبدیدہ ہو کر اکثر سنایا کرتے تھے

حضرت اقدسؑ کے اخلاق کریمانہ

حضرت اقدس کو زلزلوں کے متعلق الہامات ہو رہے تھے اور حضور نے حفظ ماتقدم کے طور پر دار المسیح سے منتقل ہو کر بہشتی مقبرہ سے ملحقہ باغ میں خیمے لگا کر رہائش اختیار کی ہوئی تھی۔ ایک دن حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت میر مہدی حسن صاحب کو فرمایا کہ ہمارے لئے گھر سے عرق لے آؤ اور ایک مرتبان شیشہ کا دیا تاکہ وہ اس میں لے آئیں۔ اس پر لکھا تھا "محبوب عالم از جے پور" میر صاحب نے دادا جان کو بھی ساتھ چلنے کو کہا راستہ میں انہوں نے مرتبان دادا جان کو پکڑا دیا۔ جونہی دادا جان نے مرتبان کو پکڑا۔ اس کا اوپر کا حصہ ان کے ہاتھ میں رہا۔ اور باقی کا حصہ اس سے الگ ہو کر نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔ میر صاحب نے دیکھ کر فرمایا یہ مرتبان اماں جان کا تھا۔ میں آپ کو ان کے پاس لیکر چلتا ہوں دادا جان نے ہرچند کہا۔ میں نے تو اس کو کچھ بھی نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی ٹھوکر لگی۔ یہ خود بخود ہی گر کر ٹوٹ گیا ہے۔ مگر وہ دادا جان کو حضرت اماں جانؓ کے خیمہ تک لے گئے حضرت اماں جانؓ نے تمام بات سنکر فرمایا کہ ان کو حضرت صاحب کے پاس لے جائیں دادا جان فرماتے کہ میں اور بھی گھبرایا۔ جب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے سنکر متبسم ہوتے ہوئے فرمایا کہ اچھا ہوا ٹوٹ گیا۔ ہمارے پاس تو اس کثرت سے برتن آتے ہیں کہ اگر یہ ٹوٹیں نہیں تو ہمارے بیٹھنے کے لئے بھی جگہ نہ رہے۔ حضور علیہ السلام کے یہ کلمات سنکر دادا جان کا سب فکر اور خوف دور ہو گیا اور عرض کی کہ حضور میں لاہور جا کر ایسا ہی ایک اور مرتبان بھیج دوں گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ منع ہے۔ اسلام میں تاوان لینا جائز نہیں۔ ہاں اگر کوئی چیز ہمیں تحفتہً آئے تو ہم لے لیتے ہیں۔

کتابوں کی اعلیٰ چھپائی کا التزام

دادا جانؓ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ مجھے متواتر چھ ماہ تک قادیان میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے میری ڈیوٹی لگائی کہ جو کتابیں پریس میں چھپتی ہیں۔ ان کی نگرانی رکھیں۔ اگر کوئی کاغذ داغ یا دھبہ والا نکلے تو اسکو باہر نکال دیں۔ اور کتاب میں نہ لگنے دیں۔ اس پریس میں مرزا احمد اسمٰعیل صاحب کتب چھاپتے تھے۔ چنانچہ دادا جان اپنی نگرانی میں وہ کام کرتے رہے۔ ایک مرتبہ مشین کی سیاہی کی خرابی کے باعث بہت سے کاغذوں پر خراب چھپائی آتی رہی اور دادا جان ان کاغذوں کو نکال کر الگ رکھتے گئے۔ اور وہ بہت سے ہو گئے۔ اس پر مرزا احمد اسمٰعیل صاحب نے فرمایا کہ آپ تو ہمیں کام نہیں کرنے دیتے۔ اس طرح ہمارا بہت نقصان ہوتا ہے۔ ہم حضرت صاحب کے پاس آپ کی شکایت کریں گے اس پر دادا جان کو کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ مگر ساتھ ہی یہ یقین بھی تھا کہ میں اپنی ڈیوٹی صحیح ادا کر رہا ہوں۔ خیر حضور نے دادا جان کو طلب فرمایا۔ اور دریافت فرمایا مرزا صاحب کو آپ سے شکایت ہے۔ دادا جان نے عرض کیا حضور جو کاغذ صاف نہیں چھپتا وہ میں باہر نکال دیتا ہوں۔ اس پر مرزا صاحب خفا ہو جاتے ہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ وہ کاغذ تو لائیں ہم بھی دیکھیں۔ چنانچہ مرزا صاحب بہت سے کاغذ لے آئے۔ حضور نے بعد ملاحظہ فرمایا مرزا صاحب یہ چھپائی تو واقعی خراب ہے اور ہم نے تو منشی صاحب کو اسی لئے مقرر کیا ہے کہ چھپائی صاف آئے آپ چھاپنے میں احتیاط سے کام لیں۔ دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ حضرت اقدس کو کتابوں کی اعلیٰ چھپائی کا بہت خیال رہتا تھا۔

دادا جان ایک دفعہ قادیان حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ آمد کی اطلاع پر حضور اپنے غلام کو شرف ملاقات بخشنے کے لئے اس دروازہ پر آئے جو مسجد مبارک کے اندر سے حضور کے مکان کی طرف کھلتا ہے۔ حضور نے دادا جان کو ازراہ ذرہ نوازی فرمایا آپ یہیں بیٹھیں ہم ابھی آپ کے لئے کھانے کے واسطے کچھ لاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور تشریف لائے۔ اور اپنے دست مبارک میں ایک پلیٹ سویوں کی اٹھائے ہوئے دادا جان کو فرمایا کہ یہ آپ کھائیں۔ ہمارے گھر والوں نے آپ کے لئے تیار کی ہیں ؛

دیانت و امانت

حضور کے اخلاق عالیہ کا ایک اور واقعہ بھی دادا جان اکثر سنایا کرتے تھے کہ ایک دن حضرت اقدس حضرت اماں جان کے ہمراہ بند گاڑی میں بیٹھ کر لاہور لارنس گارڈن کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ دادا جان بھی اپنی سائیکل پر گاڑی کے پیچھے پیچھے ساتھ ہو لئے۔ لارنس گارڈن میں ایک جگہ جا کر گاڑی ٹھہری حضور نے دادا جان سے فرمایا

"منشی صاحب یہاں دودھ مل سکتا ہے"

دادا جان نے عرض کیا کہ حضور ابھی لاتا ہوں چڑیا گھر کے باہر ایک دوکاندار تھا دودھ تو اس کے پاس تھا مگر برتن کوئی نہ تھا۔ جس میں دودھ ڈالکر لے جایا جاتا۔ دادا جان نے ادھر ادھر برتن کی تلاش میں نگاہ دوڑائی۔ تو باغ کے اندر ایک کنوال ٹنڈ والا نظر آیا وہاں جا کر دادا جان نے ایک ٹنڈ کھول کر خوب دھوئی اور اس میں دودھ ڈلوا کر اور ایک خالی گلاس شیشے کا دوکاندار سے لے کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا منشی صاحب یہ ٹنڈ آپ کو کہاں سے ملی۔ اس پر دادا جان نے تمام واقعہ عرض کیا۔ حضور نے دودھ استعمال کرنے کے بعد فرمایا کہ "اس ٹنڈ کو اسی جگہ باندھ دیں۔ جہاں سے لائے ہیں" چنانچہ دادا جان نے وہیں جا کر اس کو باندھ دیا۔

حضرت اقدس کا الہام

دادا جان کو اپنی شادی کی فکر ہوئی ان کے رشتہ داروں میں گوجرانوالہ میں ان کی پھوپھی کی ایک لڑکی تھی جس سے وہ شادی کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ لوگ دادا جان سے اس کی شادی کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ دادا جان نے حضرت اقدس کی خدمت میں بلا ناغہ خط دعا کے لئے لکھنا شروع کر دیا۔ کہ اس جگہ میری شادی ہو جائے۔ اور یہ خط دادا جان متواتر چھ ماہ تک لکھتے رہے۔ حضور علیہ السلام کو دعا کے لئے توجہ ہو گئی۔ دعا کرنے پر حضور کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ رشتہ دادا جان کے لئے اچھا نہیں۔ مگر دادا جان کے دل سے اس رشتہ کا خیال نکلتا ہی نہ تھا۔ آخر دادا جان نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ کر عرض کی کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ سے میرا دل پھیر دے۔ چنانچہ حضور نے دعا فرمائی۔ تو اللہ تعالےٰ نے الہاماً حضور کو بتایا کہ

"دل پھیر دیا گیا ہے"

دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد پھر کبھی مجھے اس رشتہ کا خیال تک نہ آیا۔

ایک مرتبہ دادا جان حضرت اقدس کی خدمت میں قادیان حاضر ہوئے۔ حضور مجلس میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔

"منشی صاحب ہم نے آپکے لیے بہت دعا کر دی ہے!"

دادا جان فرمایا کرتے تھے کہ حضور کی دعاؤں سے مجھ پر اللہ تعالےٰ کے اس قدر فضل ہوئے کہ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا۔ حضرت دادا جان پر اللہ تعالےٰ کا یہ خاص فضل تھا کہ ان کی دعا بہت جلد قبول ہو جاتی تحدیث بالنعمت کے طور پر اس خیال سے کہ نوجوانوں کو بھی دعا جیسی نعمت کا شغف پیدا ہو

زندگی بخش پیغام

— • حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کے زندگی بخش خطبات روحانی مردوں کیلئے زندگی بخش پیغام ہیں

اور

— • آپ الفضل کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی حاصل کر سکتے ہیں

— • آج ہی اپنے نام الفضل جاری کرائیں۔ مینیجر الفضل ربوہ

قبولیت دعا کا صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں ۔

قبولیتِ دعا کا ایک واقعہ

دادا جان کو ۱۹۱۲ء کے بعد درد گردہ کی اچانک تکلیف ہو گئی اور کافی عرصہ تک رہی ۔ انگریزی اور یونانی علاج معالجہ سے عارضی آرام کے سوا کچھ فائدہ نہ ہوتا ۔ اور یہ مرض دورے کی صورت میں وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ۔ ایک دفعہ یہ درد اس شدت کے ساتھ ہوئی کہ برداشت سے باہر تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گردہ پھٹ جائے گا ۔ آپ نے اپنے گھر کے افراد کو کمرہ سے باہر کر دیا اور خود دروازہ بند کر کے مولا کریم کے حضور سجدہ میں گر گئے ۔ اس خیال سے کہ اگر وفات کا وقت یہی ہے تو سجدے کی حالت میں ہی وفات ہو ۔ ابھی دعا کرتے ہوئے کوئی پندرہ منٹ ہی گذرے ہوں گے کہ اسی حالت سجدہ میں دادا جان کو بہت پسینہ آگیا اور پیشاب کی حاجت ہوئی ۔ آپ اس عبادت سے فارغ ہو کر پیشاب کرنے گئے تو پیشاب پہلے جو بند تھا ۔ اب کھل کر آگیا اور آپ کی طبیعت میں سکون ہو گیا ۔ رات جب سوئے تو رؤیا میں دیکھا کہ دو فرشتے ایک ان کی چارپائی کے سرہانے کی طرف اور دوسرا پائنتی کی طرف تھا ۔ سرہانے والے فرشتے نے پائنتی کی طرف والے کو کہا کہ جناب الٰہی نے اس شخص کا گردہ بدلنے کے لئے نہیں حکم دیا تھا کیا بدل دیا ہے ۔ تو اس نے کہا کہ ابھی نہیں ۔ اس پر پہلے فرشتے نے اپنی کلائی کی طرف دیکھ کر جس طرح وقت دیکھتے ہیں کہا کہ پھر جلدی کرو ۔ ابھی ایک منٹ باقی ہے ۔ اس پر اس نے دادا جان کے پہلو سے ایک چیز نکال کر دوسری رکھ دی ۔ اس پر دادا جان بیدار ہو گئے اور خواب کا ذکر کیا ۔ خواب کے اس نظارے کے بعد تا دم وصال دادا جان کو پھر کبھی درد گردہ نہیں ہوئی ۔ ۔

آپ کی وفات ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء بروز عید الاضحیٰ بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ برس تھی آپ کا وصیت نمبر ۸۰ تھا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسی روز جمعہ میں خطبہ ثانیہ میں دادا جان کا ذکر خیر فرمایا

ضرورت ہے

لاہور کے ایک پرائیویٹ ادارے میں ایم ۔ اے عربی کی ضرورت ہے ۔ جو بی ۔ اے کو عربی پڑھا سکتی ہوں ۔

خواہشمند خواتین درج ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجیں ۔ درخواستوں کی وصولی کی تاریخ ۱۵ اکتوبر ۶۲ء ہے

مس رشیدہ ملک
۲۰۵ الیف گلی ذیلیاں سٹریٹ
کشمیری بازار لاہور

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے سلسلے میں ضروری اطلاعات

تفریحی مقابلہ جات

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ کی خدمت میں عرض ہے کہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تفریحی مقابلہ جات کے لئے مجالس کو مندرجہ ذیل حلقوں میں تقسیم کر کے ٹیموں کے بنانے کے لئے ذمہ وار احباب کو نامزد کر دیا گیا ہے ۔ امید ہے جملہ اراکین مجالس ان دوستوں سے ٹیمیں بنانے کے معاملہ میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے ۔ پروگرام مقابلہ جات اجتماع سے ایک دن قبل دفتر میں نوٹس بورڈ پر لگا دیا جاوے گا ۔ اگر ہو سکے تو انچارج صاحبان پروگرام مرتب کرنے کے وقت دفتر میں تشریف لے آویں تاکہ ان کی موجودگی میں پروگرام مرتب کیا جا سکے ۔ مقابلہ جات میں والی بال ۔ رسہ کشی اور دوڑیں شامل ہوں گی ۔

حلقہ ا ۔ بلوچستان ۔ کراچی ۔ سندھ ۔ ملتان ۔ مظفر گڑھ ۔ چوہدری عبد الحق صاحب ورک منتظم
حلقہ ب ۔ منٹگمری ۔ لاہور ۔ شیخوپورہ ۔ بہاولپور ۔ کیپٹن شبیر محمد صاحب
حلقہ ج ۔ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ ۔ گجرات ۔ خواجہ محمد امین صاحب ۔ مولوی ظہور الحسن صاحب فاضل
حلقہ د ۔ راولپنڈی ۔ جہلم ۔ سابق صوبہ سرحد ۔ مولانا چراغ دین صاحب فاضل
حلقہ ر ۔ سرگودھا ۔ جھنگ ۔ میانوالی ۔ لائل پور ۔ جمعدار شرافت احمد صاحب مولوی احمد حسین صاحب

(منتظم تفریحی مقابلہ جات)

اطفال الاحمدیہ کا تفریحی مقابلہ

ہر سال انصار اللہ کی طرف سے دو ایسے اطفال کو جو علمی لحاظ سے ممتاز سمجھے گئے ہوں سال بھر کے لئے پوری اور نصف فیس کے برابر وظیفے دئے جاتے ہیں اس کے لئے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال کا تحریری و زبانی امتحان ہوتا ہے امسال تحریری امتحان ۲۶ ۔ اکتوبر بروز جمعہ ۸ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک تعلیم الاسلام کالج ہال میں منعقد ہوگا اور زبانی امتحان ۲۷ ۔ اکتوبر کو صبح سات بجے شروع ہوگا جگہ کا اعلان تحریری امتحان کے وقت کر دیا جائے گا ۔ والدین کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس امتحان کے لئے بھجوائیں ۔

امتحان میں شریک ہونے والے قلم ۔ دوات اور کاغذ ساتھ لائیں ۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مذکورہ بالا تاریخوں پر منعقد ہوگا ۔ جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے ۔ کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کریں گی ۔

قائدین مقامی وقائدین اضلاع اور قائدین علاقائی اس بارہ میں خدام کو خاص توجہ دلائیں اور ذاتی طور پر شامل ہوں ۔ موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء بھی ہمراہ لانا ضروری ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۳)

مال و دولت تو کیا جان بھی کوئی چیز نہیں البتہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایمان کی بنیاد محکم ہو ۔ بے شک بعض لوگ لالچ میں بھی آجاتے ہیں مگر جو لوگ ایسا ڈھل مل ایمان رکھتے ہیں ان کی اسلام کو ضرورت ہی کیا ہے ۔ پھر بھی سوچنے والی بات یہ ہے کہ جب اس اصل کو مان لیتے ہیں جس پر موجودہ عیسائیت کی عمارت کھڑی کی گئی ہے یعنی حضرت عیسیٰ کا زندہ بجسدہ عنصری آسمان پر صعود اور پھر اس کا نزول تو اسلامی ایمان کی بنیاد تو اسی وقت ڈھ جاتی ہے ۔

دوستو اس بات پر ایمان پیدا کرو کہ اسلام میں داخلی خوبیاں ایسی ہیں کہ دنیا کا کوئی دین کوئی فلسفہ کوئی سائنسی نظام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ ایسا ایمان جو انسانی عقل کو اپیل کرتا ہے ۔ جب ایسا ایمان آپ پیدا کر لیں گے تو آپ کو نہ تو عیسائیوں کے رشتی اداروں کا خوف ہوگا اور نہ اسلام کے گرد تلواروں کی باڑ لگانے کی ضرورت ہوگی ۔ ایسا ایمان جو صحیح علم الکلام پر مبنی ہو پھر آپ کو حکومتوں کی مدد کی ضرورت نہیں ہوگی کہ وہ عیسائیوں کے ادارے چھین کر آپ کے حوالے کر دے ۔ ایسی چھینا جھپٹی کی تدبیروں سے ہونا ہی کیا ہے اگر آپ میں ایسے ادارے چلانے کی ہمت ہوتی تو عیسائیوں کے یہاں ادارے بنتے ہی کیوں ؟

درخواستِ دعا

میرے ماموں مکرم شریف احمد صاحب وڑیچھوی اور چند دیگر احباب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں ۔

احباب جماعت اور درویشان قادیان سے ان کی باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے ۔ اقبال احمد پیرکوٹی
کوٹھی ضلع خیرپور

۲ ۔ میرے ابا جان ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن بعارضہ پیچش اور بخار بیمار ہیں ۔

تمام احمدی بہن بھائی صحت کیلئے دعا فرمائیں ۔ (آمنہ طاہرہ بنت ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
دارالسلام ماکٹری ضلع تھرپارکر)

معاصرین کیا کہتے ہیں :-

● مسلمانوں کو کافر کہنا جرم قرار دیا جائے ● انتہا درجہ کی شقاوت
● مودودی صاحب سے چند سوالات

مسلمانوں کو کافر کہنا جرم قرار دیا جائے

"وہ لوگ جو منبر و محراب پر کھڑے ہو کر فقہی مسائل کی آڑ میں مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں اور غیر ضروری مسئلوں کا انبار پیدا کر کے مسلمانوں کی تکفیر پر تلے ہوئے ہیں اور انھیں اپنی اس حرکت سے باز آجانا چاہیئے ان کا یہ فعل مسلمانوں کی وحدت کو نہ صرف غارت کر رہا ہے بلکہ ملک کی سالمیت کے لئے خطرناک ہونے کے علاوہ ایک ایسا طوفان اٹھا رہا ہے جس کا نتیجہ مسلمانوں کی بربادی اور پاکستان کی تباہی ہے . . . . .

. . . ان لوگوں نے شاہ اسمٰعیل شہید، مولانا قاسم نانوتوی مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا حسین احمد مدنی مولانا اشرف علی تھانوی مولانا احمد علی مولانا محمود الحسن رحمہم اللہ تعالےٰ ایسے ذی شان اکابر کے خلاف کفر کے فتوے بہ التزام لگائے ہیں تو دوسری طرف ان کی زبان کفر ترجمان سے سر سید علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں اور قائد اعظم بھی نہیں بچے ہیں، ——— حیرت یہ ہے کہ ان کا یہ لٹریچر کھلم کھلا چھپ رہا ہے اور بک رہا ہے ان کے جلسوں میں جنہیں یہ میلاد کے نام سے منسوب کرتے ہیں نہ صرف ژاژ خائی کا مظاہرہ ہوتا ہے بلکہ عام مسلمانوں کو دین سے منحرف کر کے اکابر ملت اور صلحاء امت کے خلاف رکیک حملے کئے جاتے ہیں اور ان کی کتابوں میں تحریف کی جاتی ہے حتیٰ کہ ان کے افکار کو سیاق و سباق کی قطع و برید سے اپنی منشاء کے معنی پہنا دیئے جاتے ہیں

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ انھیں یہ اجازت کیوں دی گئی ہے . . . . اس "طائفہ مقدسہ" کو اس امر کا مطلقاً احساس نہیں کہ ٹی پود اگر اسلام کے معاملہ میں بے ادب ہوتی جا رہی ہے تو اس کا سب سے بڑا سبب انہی حضرات کا وجود ہے جن کی بات ایک عاجز دماغ کا شیر فروش تو سن لیتا ہے کہ وہ تقدیر پر راضی کر دیا گیا ہے لیکن یونیورسٹی کا ایک متعلم یا معلم جس کے ہاتھ میں اب مملکت و معاشرہ کی تہذیب و ترتیب ہے ان باتوں کو بے معنی سمجھتا اور خار و خس سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا ہے ——— اب سوال یہ ہے کہ اس کا نقصان کس کو ہے؟ اسلام کو اور صرف اسلام کو ان لوگوں کا تو کچھ نہیں بگڑتا انھیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ناخواندہ لوگوں کی بھیڑ مہیا کر دیتی ہے۔ اندیشہ یہ ہے کہ جس خرمن میں انھوں نے آگ لگا رکھی ہے اس کے خاکستر ہو جانے کا امکان ہے اور وہ جل بجھے تو باقی کیا رہ جاتا ہے آخر کیا وجہ ہے کہ ان کی بے لگام تقریروں پر کوئی احتساب نہیں؟ . . . . یہ لوگ واقعۃً دینی مفسد ہیں ان کا تعاقب نہ صرف ایک اسلامی ریاست کا فرض ہے بلکہ یہ بات جرم قرار دینی چاہیئے کہ آئندہ جو شخص خواہ وہ کسی درجے کا ہو کسی مسلمان کو اس طرح کافر کہے گا جس طرح کہ اس گروہ کا شیوۂ گفتار رہا ہے تو وہ قرار واقعی سزا کا مستحق ہوگا اور ملکی قانون کی رو سے اس کو ایسی سزا دی جائیگی جس سے دوسروں کو عبرت ہو اسی میں پاکستان کی بھلائی ہے اسلام کا وقار ہے اور دین کا نفع ہے

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

انتہا درجہ کی شقاوت

کسی مسلمان کو کافر قرار دے دینا انتہا درجہ کی شقاوت اور سنگدلی ہے یہی وجہ ہے کہ سلف کے اکابر علماء و فقہاء اس سلسلے میں بے حد محتاط تھے مشہور حنفی فقیہہ علامہ شامی نے اپنی کتاب "ردّ المختار" میں لکھا ہے کہ :-

"ایک مسلمان کے کسی قول اور
عقیدہ کی سو تاویلیں ممکن ہوں جن
میں سے ننانوے کفر کی ہوں اور
صرف ایک احتمال ایمان کا ہو
تو اس کی تکفیر جائز نہیں"

مشہور صوفی بزرگ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے انھوں نے اپنے مکتوب انوار القلوب میں فقہاء کے اس قول کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا :-

"یہ قول فقہاء "ننانوے احتمال" کا تحدیدی نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے کلام میں ہزار احتمال ہوں جن میں سے نو سو ننانوے احتمالات کفریہ ہوں اور صرف ایک احتمال ایمان کا ہو تو اس کی بھی تکفیر جائز نہیں"

ہمارے مختلف مذہبی مکاتیب فکر ان اصولوں کو سامنے رکھتے تو مسلمانوں میں کبھی انتشار و افتراق پیدا نہ ہوتا وہ اختلاف رکھتے ہوئے بھی ایک ملت اور ایک جماعت بن کر رہ سکتے تھے مگر افسوس کہ مرور میں بعض غیر محتاط اور جذباتی اہل علم ذاتی اور گروہی تعصبات کا شکار ہو کر اندھا دھند تکفیر کا لٹھ گھماتے رہے اور انھوں نے یہ غور کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں فرمائی کہ اسلام کی کتنی جلیل القدر ہستیاں اس کی زد میں آرہی ہیں تاریخ کے اوراق الٹے جائیں تو یہ تماشا نظر آتا ہے کہ مسلمانوں میں جتنی "تاریخ ساز" شخصیتیں پیدا ہوئیں جن کے تذکرے حذف کر دیئے جائیں تو خدمت اسلام کا باب اپنے سر عنوان سے محروم ہو جائے وہ سب کی سب اپنے اپنے زمانے میں بعض ظالم فتویٰ نگاروں کی نوازشات کا شکار ہو چکی ہیں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت قدر کس پر عیاں نہیں مگر انھیں بھی کافر، زندیق اور بدعتی کے القاب سے نوازا جا چکا ہے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فقہ اسلامی کے روشن چراغ ہیں مگر یار لوگوں نے انھیں "اضرّ من ابلیس (شیطان) سے بڑھ کر خطرناک ٹھہرایا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پر سرکاری علماء نے کافر اور بدعتی ہونے کا فتویٰ صادر کیا جس کے نتیجے میں اونٹ پر بٹھا کر شہر بھر میں ان کی تشہیر کرائی گئی شیخ محی الدین ابن عربی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ رحمہم اللہ۔ تصوف اور روحانیت کی دنیا میں جو مقام بلند رکھتے ہیں ہر کہ ومہ کو اس کا اعتراف ہے مگر یہ سب حضرات اپنے اپنے زمانے میں کافر ٹھہرائے گئے۔

یہ تو دور کے زمانے کی بات تھی۔ لیجئے اور اپنے قریب کے زمانے کو دیکھا جائے تو اس میں زوال و انحطاط کی دوسری علامتوں کے ساتھ ساتھ تکفیر کی مہم بھی پورے جوبن پر نظر آتی ہے پہلے محض گنے چنے افراد فتویٰ بازی کی عادت بد کا شکار تھے یہاں بڑی بڑی نامور ہستیاں اور جماعتوں کی جماعتیں اس کار خیر میں مشغول دکھائی دیتی ہیں ایک نے کفر کا فتویٰ دیا دوسرے نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے نہ صرف اسے مرتد اور کافر ٹھہرایا بلکہ اعلان کیا کہ :-

"جو ان مرتدوں اور کافروں کے
ارتداد و کفر میں ذرا بھی شک کرے
وہ بھی انھی جیسا کافر و مرتد ہے"

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف "بھونچال بر لشکر دجال" کے زیر عنوان جو فتاویٰ شائع کئے گئے ان میں تحریر تھا جو ان کے کافر و مرتد ہونے میں شبہ کرے وہ بھی کافر ہے"

بریلوی حضرات نے "حسام الحرمین" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا جس پر تین سو مفتیوں کے دستخط ثبت ہیں اور اس میں مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی مولانا محمود الحسن اور مولانا اشرف علی تھانوی اور ان کے متبعین کو "باجماع اہل اسلام" مرتد اور خارج از اسلام بتایا گیا ہے اس کے جواب میں دیوبندی حضرات نے "ردّ التکفیر علی الفحاش التنظیر" کے نام سے رسالہ لکھا جس میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے تمام مریدین و معتقدین کو کافر کہا گیا ہے۔"

(ہفت روزہ شہاب، لاہور ۷ راکتوبر ۶۲ء)

مودودی صاحب سے چند سوالات

۱- کیا آپ نے یہ بات نہیں کہی تھی کہ امریکہ پاکستانی عوام کی دوستی چاہتا ہے تو اس کو غیر نمائندہ حکومت سے نہیں بلکہ خود عوامی نمائندوں سے تعلقات و روابط پیدا کرنے چاہئیں۔

۲- کیا آپ کی کسی کتاب کو امریکی ذرائع نے بڑی تعداد میں خرید کر آپ کی جھولی روپوں سے نہیں بھری تھی۔

۳- کیا کاغذ مہیا کرنے کی صورت میں امریکی ذرائع نے آپ کی مدد نہیں کی تھی —

۴- جب لیگی وزارت کی بحث ہو رہی تھی کیا آپ نے علماء کے سامنے کراچی میں یہ نہیں کہا تھا کہ اب لیگ کو کوئی نہیں پوچھتا اب امریکہ یا ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے

۵- اور جب سہروردی وزیر بن گئے تو کیا آپ کا فرقہ حسد کی آگ میں جل بھن نہیں گیا تھا، اور کیا وہ سہروردی کے ناچ کی تصویریں چھاپ چھاپ کر اس کے خلاف ریزولیشن پاس نہیں کرا رہے تھے

۶- آپ نے مارشل لاء اٹھنے اور پابندی کا دور ہونے کے بعد جو جلسہ لاہور میں کیا اس میں حکومت کی خارجہ پالیسی کا کیوں ذکر تک نہیں جب کہ پندرہ سال کے حالات پر آپ تبصرہ کر رہے تھے۔

۷- جب حال میں پشاور میں آپ تقریر کر رہے تھے امریکی قونصل نے کیوں شرکت کی اور آپ کی تقریر ریکارڈ کر کے ہمراہ لے گیا کیا یہ مطلب تو نہ تھا! کہ ہمارا ایجنٹ کتنا مقبول لیڈر ہے -)

آپ خدا کو حاضر و ناظر جان کر ان باتوں کے بارہ میں ہاں یا نہیں کہہ دیں۔

(ہفت روزہ ترجمان ۵ر اکتوبر ۶۲ء)

———— ✻ ————

درخواست دعا

عزیزم چوہدری محمد یوسف صاحب کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول تقریباً ڈیڑھ سال سے آنتوں کی تشنج اور معدہ کی تکلیف سے بیمار چلے آرہے ہیں اور ابھی تک پوری طرح شفایاب نہیں ہوئے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کلی طور پر آپ کو صحت عطا فرمائے۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

پروگرام سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

۲۶ اخاء ۱۳۴۱ ہش / اکتوبر ۱۹۶۲ء - بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اول:

۳-۰۰ تا ۳-۰۸ بعد دوپہر	تلاوت قرآن کریم	مکرم حافظ محمد رمضان صاحب
۳-۰۸ تا ۳-۲۳	دعا و افتتاح	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی سے درخواست کی جائے گی۔
۳-۲۳ تا ۳-۲۵	عہد	
۳-۲۵ تا ۳-۲۷	تقسیم علم انعامی	
۳-۲۷ تا ۳-۳۵	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۳-۳۵ تا ۳-۵۰	درس قرآن مجید	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ
۳-۵۰ تا ۴-۰۵	درس حدیث النبی صلعم	محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ
۴-۰۵ تا ۴-۲۰	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	〃 مولانا ابو العطاء صاحب قائد اصلاح و ارشاد 〃
۴-۲۰ تا ۴-۳۵	ہمارا سالانہ اجتماع دعاؤں اور ذکر الٰہی کے دن اور راتیں	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
۴-۳۵ تا ۵-۰۰	تفریحی کھیلیں	
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	وقفہ برائے زیارت شعائر اللہ	
۵-۳۵ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس دوم:

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرم حافظ شفیق احمد صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰	نظم	مکرم محمد احمد صاحب انور
۷-۵۰ تا ۸-۱۵	سالانہ رپورٹ مجلس انصار اللہ مرکزیہ	قائدین مرکزیہ
۸-۱۵ تا ۹-۱۵	مجلس شوریٰ	
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	درس قرآن مجید	مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس

شب بخیر

۲۷ اخاء ۱۳۴۱ ہش / اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ

اجلاس سوم:

۴-۳۰ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	
۵-۳۵ تا ۵-۵۰	درس قرآن مجید	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری قائد اصلاح و ارشاد
۵-۵۰ تا ۷-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں سے پانچ بزرگ صحابی اپنی روایات بیان فرمائیں گے۔
۷-۰۰ تا ۸-۳۰	ناشتہ	

اجلاس چہارم:

۸-۳۰ تا ۸-۴۰	تلاوت قرآن مجید	مکرم محمد احمد صاحب انور
۸-۴۰ تا ۸-۵۰	نظم	〃 محمد نصیب صاحب عارف (کوئٹہ)
۸-۵۰ تا ۹-۰۵	درس قرآن مجید	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
۹-۰۵ تا ۹-۱۷	درس حدیث النبی صلعم	〃 پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے
۹-۱۷ تا ۹-۳۰	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری
۹-۳۰ تا ۹-۴۵	حضرت مسیح موعودؑ کے دو ممتاز صحابہ کی سیرت	مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
۹-۴۵ تا ۱۰-۰۵	ذکر حبیب علیہ السلام	مکرم قاضی محمد عبد اللہ صاحب، صوفی محمد رفیع صاحب
۱۰-۰۵ تا ۱۰-۲۰	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت اور دعا کی تحریک	مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۱۰-۲۰ تا ۱۱-۲۰	انعامی تقریری مقابلہ	زیر صدارت بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

منصفین:

۱۔ بابو شمس الدین خاں صاحب پشاور
۲۔ چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ
۳۔ مکرم میر محمد بخش صاحب گوجرانوالہ
۴۔ چوہدری احمد مختار صاحب کراچی

عنوانات:

۱۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کیا انقلاب بپا کیا
۲۔ مسلمانوں کی حالت کیسے سدھر سکتی ہے
۳۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا غیروں سے سلوک۔
۴۔ صحابہ کرامؓ کا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق
۵۔ صرف اسلام ہی کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے
۶۔ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی شاندار دینی خدمات۔

نوٹ: مقابلہ میں شریک ہونے والے احباب کی تعداد کو مدنظر رکھ کر ہر مقرر کو وقت دیا جائے گا۔

۱۱-۲۰ تا ۱۱-۵۰	سوال و جواب نوٹ: ایسے سوالات دریافت کرنے کی اجازت نہ ہوگی جن کا تعلق افتاء یا قضاء سے ہو یا جن کا تعلق فرقہ وارانہ مسائل یا سیاسیات سے ہو	۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۲۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ۳۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری ۴۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۱۱-۵۰ تا ۱۲-۰۰	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۲-۰۰ تا ۲-۳۰	وقفہ برائے نماز ظہر و عصر و طعام	

اجلاس پنجم:

۲-۳۰ تا ۲-۴۰	تلاوت قرآن کریم	مکرم حافظ محمد رمضان صاحب
۲-۴۰ تا ۲-۵۰	نظم	مکرم محمد احمد صاحب انور
۲-۵۰ تا ۳-۰۲	درس حدیث النبی صلعم	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ
۳-۰۲ تا ۳-۱۵	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ
۳-۱۵ تا ۳-۲۵	نظم	
۳-۲۵ تا ۳-۴۰	قبولیت دعا کی دو مثالیں	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۳-۴۰ تا ۳-۵۵	صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں خدمت دین کی تڑپ	مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعتہائے احمدیہ لائل پور۔
۳-۵۵ تا ۴-۰۵	نظم	
۴-۰۵ تا ۴-۲۵	بنیان مرصوص (اسلامی اخوت کی برکات)	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری
۴-۲۵ تا ۴-۴۵	صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہدایات	〃 صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
۴-۴۵ تا ۵-۰۰	نظم	〃 میاں عبد الکریم صاحب
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	تفریحی کھیلیں	
۵-۳۵ تا ۷-۳۰	وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام	

اجلاس ششم:

۷-۳۰ تا ۷-۴۰	بعد نماز مغرب و عشاء تلاوت قرآن مجید	مکرم حافظ شفیق احمد صاحب
۷-۴۰ تا ۷-۵۰	نظم	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
۷-۵۰ تا ۸-۰۵	تقسیم انعامات	
۸-۰۵ تا ۸-۲۰	احمدیت کے تقاضے	مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق پنجاب
۸-۲۰ تا ۹-۱۵	مجلس شوریٰ	
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	درس قرآن مجید	مکرم مولانا ابو العطاء صاحب

شب بخیر

۲۸ اخاء ۱۳۴۱ ہش / اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار

اجلاس ہفتم:

۴-۳۰ تا ۵-۰۰	نماز تہجد	
۵-۰۰ تا ۵-۳۵	نماز فجر	
۵-۳۵ تا ۶-۰۰	درس قرآن مجید	مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس فاضل
۶-۰۰ تا ۷-۰۰	ذکر حبیب علیہ السلام	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند صحابہ کرام اپنی روایات بیان فرمائیں نیز بعض صحابہ کی روایات کے ٹیپ ریکارڈ سنائے جائیں گے انشاء اللہ
۷-۰۰ تا ۸-۳۰	ناشتہ وغیرہ	

اجلاس ہشتم

۸-۳۰ تا ۸-۴۰	تلاوت قرآن مجید	مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب فاضل
۸-۴۰ تا ۸-۵۰	نظم	〃 محمد نصیب صاحب عارف
۸-۵۰ تا ۹-۰۵	درس قرآن مجید	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ
۹-۰۵ تا ۹-۲۰	درس حدیث النبی صلعم	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل
۹-۲۰ تا ۹-۳۵	کتب حضرت مسیح موعودؑ	مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
۹-۳۵ تا ۹-۵۵	محاسبۂ نفس	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل
۹-۵۵ تا ۱۰-۱۵	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ فاضل
۱۰-۱۵ تا ۱۰-۲۵	نظم	قریشی عبد الرحمٰن صاحب (سکھر)

۱۰-۲۵ تا ۱۰-۴۰	اسلام کی نشاۃ ثانیہ از روئے قرآن مجید	مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس فاضل
۱۰-۴۰ تا ۱۰-۵۵	ر ر از احادیث النبی صلعم	مکرم ابوالعطاء صاحب فاضل
۱۰-۵۵ تا ۱۱-۱۰	ر ر از الہامات حضرت مسیح موعودؑ	مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے
۱۱-۱۰ تا ۱۱-۲۵	جماعت احمدیہ تبلیغ کے میدان میں	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ
۱۱-۲۵ تا ۱۱-۵۵	صدر محترم مجلس انصار اللہ	
۱۱-۵۵ تا ۱۲-۰۰	عہد و دعا	

نوٹ :- یہ تربیتی اجتماع پرائیویٹ ہے اور پرائیویٹ احاطہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ط

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ
(احقر) محبوب عالم خالد
قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۲۲۱۴	محمد خالد کراچی	۵/۱۱/۶۲
۳۰۳۵	فضل الرحمٰن صاحب چک ۸۶	ر
۲۱۴۶	محمد یوسف صاحب چک والے چک ۲۹۸ گ ب	ر

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۳۱۲	محمد عبداللہ صاحب گوجرانوالہ	۵/۱۱/۶۲
۳۰۸۷	ملک محمد حسین صاحب چک ۸۶	ر
۲۱۱	عبدالرزاق صاحب ملتان شہر	ر

درخواست دعا

محترم ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب میڈیکل آفیسر سول ہاسپٹل عیسےٰ خیل نے اپنے صاحبزادہ رشید احمد خان صاحب کی ایم بی بی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں۔ مستحق کے نام سال بھر کیلئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے ــــــ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔

(مینیجر الفضل)

بہت کارآمد اور لاجواب دوا

مکرم رشید حسین صاحب ہاشمی اسٹیشن ڈاک خانہ محمد آباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں :-
"اس سے قبل آپ سے تین بچوں کیلئے "بے بی ٹانک" منگوا چکا ہوں "بے بی ٹانک" ایک لاجواب دوا ہے اور خدا کے فضل سے بہت کارآمد ثابت ہوئی - برائے مہربانی ایک بچہ کے لئے ایک ماہ کا کورس روانہ فرمائیں۔
قیمت فی شیشی ایک ماہ کورس بعبوت معمول ڈاک
۳/۰۰ روپے پیکنگ خوبصورت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
کارڈ ڈالنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین
سکندرآباد دکن

خریداران الفضل متوجہ ہوں
وی۔ پی بھجوائے جا رہے ہیں

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار اکتوبر ۱۹۶۲ء میں ختم ہو رہی ہے اور ان کو وی پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز جن احباب کو ان کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جا رہے وہ بھی ازراہ کرم بذریعہ منی آرڈر دس یوم تک رقم ارسال فرما دیں۔ تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔ علاوہ ازیں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ہونے میں تاخیر نہ ہو۔

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۹۳	محمد علی محمد حیات صاحب باندھی	۲۶/۱۰/۶۲
۲۵۷۴	محمد صادق صاحب شمس انڈسٹری	ر
۳۰۴۹	سید محمد یوسف صاحب سکنہ بھیرا	ر
۳۸۰۰	بشیر احمد صاحب ایل۔ آئی او سول لائن گوجرانوالہ	ر
۱۸۲۶	عطاء الرحمٰن صاحب انسپکٹر سکول	ر
۱۷۶۲	محمد اسحاق صاحب ٹیچر کہوٹہ	ر
۲۰۰۴	غلام احمد صاحب گوٹھ غلام محمد	۲۶/۱۰/۶۲
۱۹۷۴	مستری اللہ یار صاحب [illegible]	ر
۱۹۷۴	دلاور حسین صاحب چک ۳۴	ر
۳۳۱۰	ناظر حسین صاحب پٹواری نہر چک ۷۲ الف	ر
۲۹۷۴	محمد طفیل صاحب لائلپور	ر
۴۰۸۴	ملک منصور احمد صاحب خیرپور	۱۹/۱۰/۶۲
۲۲۶۴	مستری غلام محمد صاحب کراچی	ر
۱۳۲۶۴	حکیم مرزا عبدالرحمٰن صاحب [illegible]	۱۹/۱۰/۶۲
۳۰۷۴	تاج احمد چٹھہ احمد بانوالہ	ر
۶۷	شیخ الاسلام باری صاحب نیشنل بینک	۳۰/۱۰/۶۲
۱۴۳	حفیظ اللہ بیگ ہیرآباد	ر
۱۱۷	عطا محمد صاحب نمبردار تلونڈی کھجوروالی	ر
۲۹۵	مرزا احسن صاحب سیمانکی ہیڈورکس	ر
۱۹۹۴	محمد اسماعیل صاحب احمد آباد اسٹیٹ	۲۱/۱۰/۶۲
۲۰۰۴	اکرام اللہ صاحب احمد آباد اسٹیٹ	ر
۲۰۱۴	مستری عبدالرحمٰن صاحب بند روڈ	ر
۲۰۲۴	صادق علی صاحب نمبردار ہرپال	ر
۲۰۳۴	منشی محمد شریف صاحب احمد آباد اسٹیٹ	ر
۴۲۰۴	محمد دین صاحب سر احمد آباد اسٹیٹ	ر
۱۲۱	غلام حیدر صاحب پنڈی بھاگو	ر
۳۵	عزیز محمد خان صاحب بہاولپور	ر
۴۳۷۴	مستری غلام محمد صاحب آرے والا لائلپور	ر

چٹ نمبر	نام و پتہ	تاریخ اختتام
۲۲۰۴	ملک اللہ دتہ صاحب راساپور	۲/۱۱/۶۲
۸۱۵۴	عبدالرحیم صاحب چک ۲۲۳ گ ب	۳/۱۱/۶۲
۷۷۶۴	محمد نصیر باجوہ میانوالی	۴/۱۱/۶۲
۷۷۷۴	محمد جعفر کمپونڈر تھرپارکر	ر
۶۳۰۴	نعیم احمد صاحب بھٹی کراچی ۳	ر
۴۴۴۳	رشید احمد جان صاحب وزیرستان	ر
۵۹۷	آفتاب احمد صاحب کاہلوں کراچی ۳	ر
۱۸۰	فضل حق صاحب قیام پور کلاں	ر
۳۴۲۰	محمد عمر صاحب ڈھاکہ	ر
۸۲۳۴	محمد ابراہیم صاحب مانگلہ ہل	۵/۱۱/۶۲
۲۱۴۴	خلیل احمد صاحب چک ۲	ر
۱۶۴۴	محمد شفیع صاحب چوبارہ	ر
۸۱۰۴	ٹھیکیدار ایم۔ اے حمید صاحب ڈگری	۵/۱۱/۶۲
۸۱۸۴	عبدالخالق صاحب کلاسوالہ	ر
۵۱۳۴	میجر اقبال حسین ایبٹ آباد	ر
۲۵۱۰	غلام مصطفیٰ صاحب تھرپارکر	ر
۳۷۱۵	ایم محمد دین صاحب آزاد کشمیر	۹/۱۱/۶۲
۱۵۶۶	محمد نور خان لیاقت آباد راولپنڈی	ر
۳۸۷۵	بشیر احمد سبتی	ر
۱۵۷۴	شیخ محمد احمد صاحب اوورسیر ملتانی	ر
۵۹۳۵۴	محمد یوسف صاحب چٹھہ احمدیہ والہ	۳۰/۱۰/۶۲
۱۸۸۸	کیپٹن شیر ولی صاحب جہلم	ر
۲۲۸۷	بیگم صاحبہ چوہدری رحمت اللہ صاحب [illegible]	۳/۱۱/۶۲
۶۵۰۴	عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ لکھنا دالی	۵/۱۱/۶۲
۶۶۱۱	میاں عبدالغنی صاحب کراچی ۹	۵/۱۱/۶۲
۶۳۷۸	رانا حاجی فضل محمد صاحب جھنگ	۵/۱۱/۶۲
۵۲۲۷	لال دین صاحب موضع بھلوال	ر

صرف ۲ دن باقی ہیں

آج ہی
انعامی بونڈ
خریدیئے!

جنوری ۱۹۶۳ء کی قرعہ اندازی میں شریک ہونے والے بونڈ اب ۱۵ اکتوبر تک خریدے جا سکتے ہیں۔
آج کل ٹی اور یو سلسلے کے بونڈوں کی فروخت جاری ہے
دس روپے کے ایک بونڈ پر آپ کو بیس ہزار روپے تک انعام مل سکتا ہے

ہر انعامی بونڈ خریداری کے تین ماہ بعد انعام کے لئے قرعہ اندازی میں شامل ہو سکتا ہے اس طرح آپ کو ہر تین مہینے بعد ہر بونڈ پر انعام جیتنے کے ۱۳۶ مواقع ملتے ہیں، اور ہر تین مہینے بعد ہر سلسلے میں ......۵ روپے کے انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔

آج ہی خریدیئے!

ہر صورت میں آپ کی جیت!

ولادت

اللہ تعالیٰ نے بروز بدھ مورخہ ۱۰/۹/۶۲ کو چوہدری عبدالحکیم خانصاحب کاٹھگڑھی (پٹواری) کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت عبدالشکور تجویز فرمایا ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک خادم دین اور باعث قرۃ العین بنائے۔ آمین ثم آمین

عبدالکریم خاں شاہد کاٹھگڑھی

حضرت مسیح موعودؑ کے جلیل القدر اصحابؓ ایمان میں نہایت درجہ کامل اور جذبۂ عشق سے سرشار تھے

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی سیرت پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ـــــ مورخہ ۱۰ ؍اکتوبر بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خدام کے علاوہ انصار بھی ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس بابرکت جلسہ میں علماء سلسلہ نے حضور علیہ السلام کے جلیل القدر اصحاب میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے یہ امر بڑی عمدگی سے واضح فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے جلیل القدر اصحاب ایمان میں نہایت درجہ کامل اور جذبۂ عشق سے پوری طرح سرشار تھے اور ان کے یہی وہ اوصاف تھے جن کے بل پر انہوں نے خدمت و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھایا۔ اس جلسہ میں جس میں صدارت کے فرائض مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ادا فرمائے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا ایک نہایت بیش قیمت مضمون بھی پڑھ کر سنایا جو حضرت سیدہ موصوفہ نے خاص اس جلسہ کے لئے رقم فرما کر ارسال فرمایا تھا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے کی بعد ازاں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند جلیل حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرۃ پر ایک جامع مقالہ پڑھا جس میں آپ کے بلند مقام، آپ کے حالاتِ زندگی اور آپ کی سیرت کے بعض نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ مکرم مولوی صاحب نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق عظیم الشان خدائی بشارات اور ان کے عظیم الشان ظہور کے علاوہ آپ کا اہلِ وقار و منکسر و بار ہونا، آپ کا صاحب کرامت و مستجاب الدعوات ہونا، آپ کا ماتحت عملہ اور خدام کے ساتھ نہایت درجہ حسن سلوک سے پیش آنا اور غریبوں اور ناداروں کی دل کھول کر مدد کرنا بڑی عمدگی سے واضح کیا نیز ہر بات کے ثبوت میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بہت سے ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔ یہ واقعات مکرم سیف صاحب نے متعدد بزرگوں نیز حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماتحت کام کرنے والے احباب اور آپ کے خدام خاص سے مل کر بڑی محنت سے جمع کئے تھے۔ پھر مکرم سیف صاحب نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ پر بھی تفصیل سے روشنی ڈال کر بتایا کہ کس طرح آپ نے کمال درجہ شجاعت اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ساری زندگی خدمت اسلام و خدمت سلسلہ میں بسر کی اور اس طرح خدمت و فدائیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ قائم کر دکھایا۔

بعدہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر بہت ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے حضرت نواب صاحب مرحومؓ کے بلند مقام، آپ کے انتہائی دینی شغف اور بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں کمال درجہ تعہد اور عزم و ہمت کے اظہار کو بڑی عمدگی سے واضح کیا اور پھر حضرت نواب صاحبؓ کی عظیم الشان خدمات سلسلہ اور بالخصوص خلافت کے ساتھ قلبی وابستگی اور اس کی مضبوطی و استحکام کے لئے دلی تڑپ پر بھی روشنی ڈالی اور احباب کو حضرت نواب صاحبؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت و فدائیت اور خلافت کے ساتھ قلبی وابستگی کے بنیادی اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

آپ کے بعد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا وہ نہایت درجہ ایمان افروز اور بیش قیمت مضمون پڑھ کر سنایا جو حضرت سیدہ موصوفہ نے ان کی درخواست پر خاص اس جلسہ کے لئے رقم فرمانے کے بعد ارسال فرمایا تھا۔ اس میں حضرت سیدہ موصوفہ نے حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرت کے بعض نمایاں پہلوؤں پر مختصر لیکن نہایت جامع اور مؤثر انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

آخر میں مکرم مولانا شمس صاحب نے ایک مختصر تقریر میں ہر دو بزرگوں کی سیرۃ پر روشنی ڈالنے کے بعد احباب کو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے اور ان کے خدمت و فدائیت کے نمونہ کو اپنے عمل سے نسلاً بعد نسلٍ زندہ کرتے چلے جانے کی پُر زور تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہم جو صحابہ کے روحانی ورثہ کے حامل ہیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم اصحاب مسیح پاکؑ کے نقش قدم پر چل کر اپنے آپ کو اس عظیم ورثہ کا اہل ثابت کریں۔ اگر ہم اپنے آپ کو صحابہ والے اوصاف سے متصف کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اسی طرح ہمارے شامل ہوگی اور ہم بھی خدائی افضال و انعامات سے اسی طرح مورد بن سکیں گے جس طرح مسیح پاک علیہ السلام کے اصحاب موردِ

بقیہ ـــــ اس مختصر خطاب کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں پر اختتام پذیر ہوا

خداتعالیٰ کے ایک اور نیک بندے کا نیک عہد

جماعت کے ایک مخلص دوست اپنے تازہ خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اخبار الفضل میں (قطرہ قطرہ مے شود دریا) کے عنوان سے وقف جدید کی تحریک شائع ہو رہی ہے۔ جس جلسہ میں یہ تحریک پیش ہوتی تھی میں بھی اس میں موجود تھا۔ بندہ نے اسی وقت عہد کر لیا اور اپنے دونوں لڑکے جو کہ میرے ہمراہ اس جلسہ میں شامل تھے کو بھی تاکید کر دی کہ اس کو بھولیں نہیں۔ میں چونکہ معمولی دکاندار ہوں اسلئے یومیہ ایک آنہ اس مد میں ادا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں"

انہوں نے یومیہ ایک آنہ اس لئے مقرر فرمایا ہے کہ معمولی دوکانداری ہونے کی وجہ سے اگر یہ سو دو سو پیسہ کی آمد پر ایک آنہ رکھتے تو موجودہ صورت سے بہت کم بنتا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حلال روزی میں ایسی برکت دے کہ سینکڑوں ہزاروں روپیہ روز کی آمد ہو اور یہ سلسلہ کی دل کھول کر خدمت کر سکے۔ آمین یا رب العالمین۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

چندہ سالانہ اجتماع

اجتماع اور میلے آجکل عام چیز ہیں۔ ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اور قریباً ہر روز ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارا سالانہ اجتماع بھی ہر سال ہوتا ہے اور اس سال بھی آمد آمد کی آواز کانوں میں پڑنی شروع ہو گئی ہے۔ مگر ہمارے اور دوسرے اجتماعوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ بلکہ یوں کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ دونوں کی کوئی نسبت نہیں۔ کیونکہ ہمارے ان مبارک اجتماعوں کے نتیجہ میں حضرت مسیح پاک کے الفاظ میں "اس کے دین کی عظمت ظاہر ہوگی۔ اس کا جلال چمکے گا اور اس کا بول بالا ہوگا" مگر اس اہمیت کے ذہنوں میں مستحضر ہونے کے ساتھ ہی ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ کسی قوم یا ملک کی زندگی کا ثبوت اس کے جاندار اجتماع ہی ہوا کرتے ہیں۔ ھذا قابل صد مبارک ہوں گے وہ انصار اللہ جو ابھی سے اس مبارک اجتماع میں شمولیت کی تیاریاں فرما رہے ہوں گے تا جہاں زیادہ سے زیادہ احباب اس مبارک اجتماع کی برکات سے فیضیاب ہو سکیں وہاں تعداد کے لحاظ سے بھی کامیاب ترین اجتماع قرار پائے۔ نیز اس کے ساتھ ہی میں جملہ انصار اللہ سے یہ بھی امید کرتا ہوں کہ وہ چندہ سالانہ اجتماع کی ادائیگی بھی کر رہے ہوں گے یا اس اعلان کے پڑھتے ہی کر دیں گے تا اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہو۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)